آب زمرم جس مقصدسے پیا جائے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ (الحدیث)

اپ زمجزمر إيمان والوث كے لیے ظیمُ تُحفهُ





-® مؤلفَ®~ حنرث ولأنامخ آميرعكوي صابدظله فاضِلْ سِّئَامِعةُ العِئْسُومُ الإسِّئِلاميّةُ علامه محدبوسف بنورى فاؤن كوانسي باكستان

←© نباگرد رښد ®۰۰ إماً المحدثين شيخ الحديث حصرت فأناسيه محكر كوسمت بنورى نؤرالندمرقدة بانى جَامِعَةُ لِعَلَمُ الإسْلَامِيْهُ عَلَامَهِ بَوْرَى ثَاوَنَ كُراحِي



۲۲/۲ المے بکٹ یلاٹ شاەقيىل كالونى، كراچى 0300-2202937

آب ِ زمرَ زمرَ ایمان والوٹ کے لئے ظیم تحفہ

مؤلف

حضرت مولانا محدامیر علوی صاحب دامت بر کاتهم فاضل جامع علوم اسلامیه علامه محمد پوسف بنوری ٹاؤن کراچی شاگر درشید

محدث العصر حضرت مولاناسيد محديوسف بنوري نورالله مرقده

سر ۲۳، اے بگ پلاٹ، شاہ فیصل کالونی کراچی 0300-2202937

نعت

زہے مقدر حضور حق سے سلام آیا پیام آیا جهكاؤنظرين بجيهاؤ ليلكين ادب كاعلى مقام آيا بہ کون سرسے گفن لیٹے چلاہے الفت کے راستے پر فرشة حيرت سے تك رہے ہيں بيكون ذى احترام آيا فضامیں لبیک کی صدائیں زفرش تاعرش کونجتی ہیں ہرایک قربان ہورہاہے زبان یہ بیکس کانام آیا برراه حق سنجل كرچلنايهان منزل قدم قدم پر ينجينا در ير تو كهنا آقاسلام ليجئ غلام آيا بهكهناآ قابهت سے عاشق ترسية سے جھوڑ آيا ہوں ميں بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیانہ شام آیا دعاجونکی تھی دل سے آخریلٹ کرمقبول ہوکر آئی وه جذبه جس میں تڑے تھی سچی وہ جذبہ آخرکوکام آیا خدا تیراحافظ ونگہبال او راہ بطحاکے جانے والے نوید صدانبساط بن کرپیام دار السلام آیا

فهرست

1	آب ذمزم پرایک نظر
2	آب زم زم کی فضیات
7	آب زمزم پینے کا سنت طریقه
9	چېرے اورسینه پرچھینٹے دے
10	مشانخ كرام كأعمل
11	حضرت عمر " کی دعا
11	حضرت ابن عباس مل کی دعا
11	حضرت امام ابوحنیفهٔ گی د عا
11	حضرت سفيان بن عيلينه كالمل
11	حضرت عبدالله بن المبارك كافعل
12	حضرت امام احمد بن سبال الفعل
12	حضرت امام ابن خزیمه یکی علم نافع کی دعا
12	حضرت امام حاكم مح كحسن تصنيف كي دعا
13	حضرت خطیب بغدادیؓ کی تین دعائمیں
13	علامها بن حجرٌ کی دعا
13	علامها بهما م کی حسن خاتمه کی وعا
13	علامه جلال الدين سيوطيٌ كي دعا

13	آب زمزم کی برکات
14	آ ب زمزم کی برکت سے حلق میں پھینسی سوئی نکل گئی
14	آب زمزم کی برکت سے فالج زدہ کا ٹھیک ہونا
14	آب زمزم کی برکت سے علامہ ابن قیم کی شفایا بی
15	آب زمزم کی برکت سے حافظ زین الدین عراقی کی شفایا بی
15	آب زمزم کی برکت سے بینائی کاواپس آنا
16	آب زمزم کی برکت سے لکنت کاختم ہونا
16	آب زمزم کی خصوصیات
17	آب زمزم سے متعلق چندمسائل
19	زمزم کے کنویں سے متعلق قدیم وجد یدمعلومات
20	حج کے بعض ضروری مسائل _ازافادات: حضرت مولانامفتی رشیدا حمدنوراللد مرقده
23	فاكده
23	سنتارقيه
27	فائده

البي فركي والون ع ليعظيم تُحفة

بسم اللدالرحمن الرجيم

آب زمزم پرایک نظر

مولا نامحمه عاشق البی صاحب میرشی نورالله مرقده اپن شهره آفاق کتاب اسمی "تاریخ اسلام" میں چاوز مزم کے موضوع پر یول رقم طراز ہیں کہ:

بی بی باجرہ کو پچھ خبرنہ تھی کہ ابراہیم علیہ السلام کس کوشش و پنے میں گرفتار اور کس قسم کے حکم کا انتظار کررہے ہیں، یہاں تک کہ خلیل اللہ نے ان کومع ان کے شیرخوار بچہ کے ایک سنسان جنگل میں لابٹھا یا جہاں کوسوں آ دمی کیا معنی، چٹیل میدان ہے آ ب وگیاہ ہونے کے سبب کسی چند یا پرند کا گذر بھی بھی بھی بھی محض اتفاقیہ ہوجاتا تھا۔

وہ ہوکامیدان یہی مقام ہے جہاں اب خانۂ کعبہزاد ہااللہ شرفاوتعظیما موجوداورکل سطح زمین کی فرماں بردارمخلوق کامرجع اورمعبد بناہوا قائم ہے جس کی موجودہ رونق نے اس پچھلی وحشت ناک حالت کوقریب قریب بالکل نسیامنسیا بنادیا ہے۔

یہ لمباچوڑا جنگل جس میں بی بی ہاجرہ اپنے ہونہار بچہ کو چھاتی سے لگائے ہوئے اتری تھیں، ایسابھیا نک اورخوف ناک منظرتھا جس میں ننہار ہنابڑے دل جگرے کا کام تھا، کوسوں آدمی کی آواز کا نہ سنائی دینا، میلوں سبز گھاس یاسابید دار درخت کا نظرنہ آنا اورکسی جانب پانی یا چشمے کی سرسراہٹ کامحسوس نہ ہونا اس وحشت کواورزیادہ کئے دیتا تھا جواس تنہائی میں یہاں رہنے والے کو پیش آئی تھی۔

حضرت ابرہیم علیہ السلام نے اپنے دل کوسنجالا اورنہایت صبر واستقلال سے مال بیٹوں کوریت پر بٹھا کر زخصتی کی نظر ڈالی، آسمان کی جانب نظر آٹھا کرکہا کہ: بارالہا! تیرابندہ

ا پینورنظر اوراس کی بیکس مال کواس بے آب و گیاہ سنسان میدان میں تنہا چھوڑ ہے جاتا ہے،
ان بیکسوں کا تو ہی والی اور سنجالنے والا ہے تو میری ظاہری اور باطنی حالت سے خوب واقف
ہے اور تو ہی خوب جانتا ہے کہ یہ عجیب واقعہ کیوں اور کس مصلحت سے واقع ہوا ہے، توعلّام
الغیوب اور روزی رسال ہے۔ ان کمزور بندی کی حمایت، ان قابل رحم ضعیف جسموں کی
پرورش اور ان پریشان صور تول کی حفاظت تیرے ذمہ ہے تو ہی ان کا کفیل ہے اور تو ہی ان

یہ کہ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تھیلی جس میں تھوڑ ہے سے چھوارے تھے اور ایک چھوٹا سامشکیزہ پانی کا حضرت ہاجرہ علیہ االسلام کے ہاں رکھ کر واپس ہونے کے ارادے سے منہ چھیرلیا۔ بی بی ہاجرہ کواب تک خبرنہ تھی کہ یہ کیا معاملہ ہے جب اپنے شوہر کوجاتے دیکھاتو دوڑ کر دامن کو پکڑ لیا اور نہایت حیرت انگیز آواز سے کہا کہ: ہم بے کسوں کو جہا کس یر چھوڑتے اور تم ہم سے خفا ہو کر کہاں جاتے ہو؟

حضرت خلیل الله علیه السلام کے دل پراس کلام کے سننے سے جو پچھ چوٹ لگی ہوگی اس کا ندازہ وہی طبیعتیں کرسکتی ہیں جو درد آشا ہول الیکن ابراہیم علیه السلام کا دل وہ دل نہ تھا جواللہ کے مقابلے میں اپنے یا اپنے لڑکے کی جان کوعزیز سمجھے یا متحان کے وقت پچھ ہراس اور ملال کا ظہار کرے۔اس لئے نہایت استقلال کے ساتھ جواب دیا کہ:

ہاجرہ! میں تم کواللہ کے سپر دکرتا ہوں اورخوب سمجھ لوکہ جو پچھ کرر ہاہوں حق تعالی کے حکم سے کرر ہاہوں ،جس کے قبضہ قدرت میں ابراہیم کی جان ہے۔

بی بی ہاجرہ نے بیس کرفورادامن چھوڑ دیااورسیدناابراہیم علیہ السلام وہال سے روانہ ہوئے۔ تاہم جب تک ابراہیم علیہ السلام نظراؔ تے رہے، بی بی ہاجرہ کی تکنگی اسی جانب بندھی رہی کہیکن بُعد مسافت نے ہاجرہ کی نظرکوتھا دیااور حضرت خلیل الله نگاہ سے اوجھل ہوگئے تواب وہ نظر شیرخوار بچے پر پڑی جس کی بے سی و بے بسی کھلی ہوئی حیرت زدہ آٹکھول سے ظاہر

ہور ہی تھی۔ایک بچہ جونور کامجسم پتلاتھا، اپنی مال کوتک رہاتھا اور مال بچہ کود کیھر ہی تھی۔ اب بی بی ہاجرہ کے چہرہ پراطمینان وسکون کے آثار نمودار ہو چکے تھے جواینے مہربان

کہنے کے لئے ایک بات ہے مگر در حقیقت کلیجہ پھٹتا اور دل امنڈ تاہے جب اس سمال کا تصور با ندھاجا تاہے کہ ایک ضعیف و بے تس عورت اپنے دودھ پیتے کمسن اور نہایت نازک بچے کو گود میں لئے ہوئے ایسے بیاباں میں بیٹی ہوئی ہے جہاں انسیت کے لئے نہ آ دمی ہے، نہ تر نداد ، نہ چرندہے، نہ پر نداور غذا کے لئے نہ کہیں گھاس کا پتہ ہے، نہ پانی کا قطرہ - اللہ اللہ کس قدر توی تھاوہ قلب جو بی بی ہا جرہ کو عطا ہوا تھا اور کیا عالی تھاوہ ظرف جس میں اپنے تی وقیوم پاک خدا پر اعتماد کی وجہ سے نہ خوف و ہراس کی گنجائش تھی نہ خطرہ میں پڑجانے والی زندگی کا فکر تھا اور نہ اپنے خاوندگی طرف سے بچھ میل یا کدورت و رنجش کا اثر۔

چندروز گذر ہے تھے کہ تھیلی چھواروں سے خالی اور مشکیزہ کا پانی ختم ہو گیا،اوروہ وقت بہت جلد آگیا کہ ہاجرہ کے کمرسے لگے ہوئے بیٹ اور پیڑی جمے ہوئے ہوئوں نے تمام اعضا کو کمز وراور بصارت کو ضعیف بنادیا۔ایسی حالت میں چھاتی میں دودھ کہاں کہ بھوکے پیاسے بتاب بچے کوایک دوقطرے ہی سے بہلا دیا جائے۔

آہ!اس وقت مال نے حسرت بھری نظر سے بچہکود یکھا اور گھبرا کراس خیال سے منہ پھیرلیا کہ مصیبت زدہ بچہکی بیٹنگ حالت رنجوں کی ماری مال کسی طرح اپنی آئکھول سے نہ دیکھے لیکن بیے ہچین الیمی نہ تھی کہ بچہ کی آئکھول سے اوجھل ہونے میں کم ہوجاتی کلیجہ میں ایک آگئی جس کے سبب وہ نظر دوبارہ بچہ پر پڑی اور حضرت ہاجرہ مالوی اور گھبراہٹ کے جال میں تڑے کررہ گئیں۔

شیرخوار بچے کے گورے چہرے کارنگ آ فافا متغیر ہوتا جاتا تھا اور بھوک کی بے
تالی سے روتے روتے آ واز پڑگئ تھی ۔ ہاجرہ کابس نہ تھا کہ اپنے جسم وخون کا پانی بنا کر ان
خشک ہونٹول کور کردیں ، ان کا کلیجہ منہ کوآتا تھا اور یہ بھی خبر نہ رہی تھی کہ میں خود بھو کی پیاسی
آب ودانہ کی محتاج ہوں ۔ ایسے لخت جگر کا سسکنا، تڑ پنا ، ایڑیاں رگڑنی اور جان دینے کے لئے
ذراذراسے نازک پاؤل ریتلی زمین پردے دے مارتے ، آنکھوں سے دیکھتیں اور آنکھیں
آنسو بھر لاتی تھیں ، آخراس جانگنی کے دیکھنے کی تاب نہ لاکروہاں سے اٹھ کھڑی ہوئیں اوراس
امید پرکہ شاید کہیں قطرے دوقطرے پانی دیکھسکوں ، یا کوئی رستہ چلٹا مسافر نظر پڑجائے کہ
اس کے زادراہ سے اس آخری وقت میں کچھ مدد پہنچے ، کوہ صفا پر چڑھیں ، جوہ ہاں سے چند قدم
کے فاصلہ پرریت کا سائیلہ نظر آرہا تھا لیکن افسوس نہ کہیں پانی کا پہنہ ملا اور نہ کسی آدمی

بقرار مال کواتنا بھی صبر نہ تھا کہ تڑ ہے ہوئے بچہ کواتی دیر تنہا چھوڑ ہے رکھے کہ اپنی عدم موجودگی میں وہ روح ،اللہ کے حوالے کرے ،اس لئے آخری صورت دیکھنے کے خیال سے بے تابانہ نیچے اتر آئیں اور بچہاتی تڑپتی ہوئی حالت میں دیکھ کر پھر گھبرا کراٹھیں اور پہلے ہی خیال میں اس دوسری مرتبہ کوہ مروہ پر جاچڑھیں جو کوہ صفا کے سامنے دوسری جانب واقع تھا کہتے ہیں دانیا بھی میدان صاف تھا کہنے ہمیں آب تھا، نہ دانہ!

حضرت ہاجرہ کی کوشش تھی کہ میں ناز پروردہ نورنظرکوروح نکلتے ہوئے اپنی غمز دہ آئکھوں سے نہ دیکھوں ،لیکن وہ مال کی مادرانہ محبت جس نے نومہینے پیٹ میں رکھوا یا اور جب تک چھاتی میں خون دودھ بن کرآتار ہا، دودھ پلوا یا، کب بینخیال پوراہونے دیتی تھی۔ایک آگ تھی کہ سینہ میں شعلہ زن تھی اورایک دھوال تھا کہ بار بارکلیج سے اٹھتا تھا، نہ بچہ کی بیہ دگرگوں نزع کی حالت دیکھے مبرتھا اور نہ آئکھیں بھیرے یا دور چلے جائے بن پڑتا تھا۔

اس محبت کے جوش اور بے چینی نے حضرت ہاجرہ کوسات (۷)بار صفایر جیڑھایا اور

سات بارصفاسے اتار کر بیٹے کی ایک جھلک دکھانے کے بعد کوہِ مروہ پرجا کھڑا کیا۔ گویاسات (۷) مرتبہ ہردو پہاڑی کا طواف کرادیا جوآج تک عمرہ کے نام سے مشہور اور قیامت کے دن تک کامل جج کا جزبن کررائج رہے گا۔ جس کا اللہ کے سلمان بندوں کو تکم ہے۔

اس طواف کی ساتویں دفعہ تھی اور بی بی ہاجرہ کی آزمائشی مصیبت کا آخری وقت تھا کہ مربی حقیقی خالق برحق خدا کی بے پایاں رحمت کے بحر ذخار نے ابلنا شروع کیا۔حضرت اساعیل علیہ السلام زمین پر پڑے بے چینی سے ایڑیاں رگڑ رہے تھے اور جان تو ڈر ہے تھے کہ مقدس فرشتے حضرت جرئیل علیہ السلام کی وساطت سے ایڑی رگڑتے رگڑتے زمین سے ایک قدرتی چشمہ نمودار ہوااور پانی اس طرح الجنے لگا جیسے بی بی ہاجرہ کا کلیجہ اپنے بیج کی بے تابی سے کو ومروہ پر امنڈر ہاتھا۔

ماں نے اپنی عادت کے موافق اس ساتویں مرتبہ اس پیار ہے بچہ پر گمان سے نظر ڈالی کہ عالباس کی روح نکل چکی ہوگی اور اس مرتبہ میری نظر اساعیل کی نعش پر پڑے گی جے بے کفن مجھی کواپنے ہاتھوں سے اس چٹیل میدان کے سی حصہ میں مٹی کے نیچے دبانا پڑے گا کہ یک وہ مایوں نظر چرت اور تعجب سے بدل گئی اور حضرت اساعیل علیہ السلام کے پیروں کے بینچ اہلتا ہواصاف اور شیریں پانی نظر آیا جو در حقیقت حضرت اساعیل علیہ السلام کے حالت طفولیت کا ایک زندہ اور برقر ارمجز ہ تھا۔

بی بی ہاجرہ کی اس مسرت اور فرحت کا اندازہ نہیں ہوسکتا جو مایوں ہوئے چیچے خلاف امید مادہ حیات ہاتھ لگنے پران کو حاصل ہوئی، چناں چینہایت بتابی اور شوق کے ساتھ عنٹ غٹ بینا اور دونوں ہاتھوں سے اس کواس خیال سے روکنا اور جلدی اس کی منڈیر کا بنانا شروع کردیا کہ کہیں بہدنہ جائے اور ختم ہوجانے والی مصیبت دوبارہ اپنی صورت نہدکھائے۔ یہی یانی آب زم زم کہلاتا ہے۔

جناب سيدالمسلين صلّى الله عليه وسلم اكثر بسبيل تذكره فرما ياكرتے تھے:

يَرْ حَمُهَا اللهُ ولَوْ تَرَكَتْهَا لَكَانَتْ عَيْنَا سَائِحَةً تَجْرِيْ إِلْسَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (') الله باجره پررتم فرمائے،اگروه اس چشمه کو بحالها چپورُ دیتیں تووه ایک جاری چشمه ہوجا تاجو قیامت تک جاری رہتا۔

آب زم زم کی فضیلت

عَنْ جَابِرِبْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَاءُ زَمْزَمَ ، لِمَاشُرِبَ لَهُ (٢)

ترجمہ: نبی اکرم ملی الیہ کما پاک ارشادہے کہ: زمزم کا پانی جس نیت سے پیاجائے وہی فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آیاہے کہ: اگرتو اس کو پیاس بجھانے کے لئے پئے تواس کا کام کردے، بید حضرت کا کام کردے، بید حضرت جرئیل علیہ السلام کی خدمت ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔ (۳)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب محضرت جبرئیل علیه السلام کی خدمت کا مطلب مید بیان کرتے ہیں کہ:ان کی سعی سے میہ چشمہ زمین سے ابلاتھا جس کا قصہ مشہور ومعروف ہے۔

حضورا قدس سالٹھائیکٹم نے جمۃ الوداع میں زمزم کا پانی خوب پیااور بیار شادفر مایا کہ: میرادل چاہتاہے کہ خود ڈول بھر کر پیوں ، مگر پھرسب لوگ خود بھر نے لکیں گے،اس لئے نہیں بھر تا۔ (۱)

١)مسندأحمد:(مسندعبدالله بن عباس هُ)ج:٤ص:١٤٠.الرقم:٢٢٨٥.

^{؟)}سنن ابن ماجه: كتاب المناسك، بَابُ الشُّرْب، مِنْ زَمْزَمَ ج: ٢ص: ١٠١٨ الرقم: ٣٠٦٢.

٣)سنن الدارقطني: كتاب الحج: ماجاء في شرب ماء زمزم: ج:٣٥٠ الرقم: ٢٧٣٩.

¹⁾مسندأ حمد (مسندعلي للبن ابي طالب)ج: ٢ص: ٩-١ الرقم: ٥٦٤.

بعض روایات میں آیا ہے کہ:حضور صابع الیا ہے نے خود بھرا۔

ممکن ہے کہ کسی وقت خود بھر اہواور دوسرے وقت مجمع کی وجہ سے بیعذر فرمادیا ہو۔
ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور سل نظر آیا ہے نے حضرت عباس سے زمزم کا پانی طلب کیا۔انہوں نے عرض کیا کہ: اس پانی میں سب لوگ ہاتھ ڈال دیتے ہیں، گھر میں صاف پانی رکھا ہوا ہے، اس میں سے لاول؟ حضور صل نظر آیا ہے نے فرمایا: نہیں۔ جس میں سے سب پیتے ہیں اسی میں سے لاول؟ حضور صل نظر آیا ہے نے فرمایا: نہیں۔ جس میں سے سب پیتے ہیں اسی میں سے بلاؤ۔انہوں نے پیش کیا۔حضور صل نظر آیا ہے نے بیااور آئھوں پر ڈالا پھر دوبارہ لے کر پیااور اسے او پر دوبارہ ڈالا۔(۱)

ايك حديث مين حضورا قدس سليطي يلم كاارشا فقل كيا كياكه:

ہم میں اور منافقین میں بیفرق ہے کہ وہ زمزم کے پانی کوخوب سیر ہوکر نہیں پیتے۔(۱) ایک حدیث میں آیا ہے کہ:حضور اقدس سالٹھا آپیلم نے فرمایا کہ:نیک لوگوں کے مصلے پرنماز پڑھا کرواور نیک لوگوں کے پانی سے پانی بیا کرو۔

صحابہ نے عرض کیا کہ: نیک لوگوں کامصلی کیا چیز ہے؟ حضور صلّ اللّٰیٰ اللّٰیٰ اللّٰیٰ نیا کہ: میزاب رحمت کے نیچے۔ پھر صحابہ نے عرض کیا کہ: نیک لوگوں کا پانی کیا چیز ہے؟

حضورا كرم صلافي اليالم في فرمايا: زمزم

ام معبد کہتی ہیں کہ: میرے خیمے کے پاس سے ایک غلام گذرے جن کے ساتھ دومشکیزے پانی کے تھے۔ میں نے پوچھا: بیشکیزے کیے ہیں؟

انہوں نے کہا کہ:حضور اکرم سالیٹھائیلی کا والا نامہ میرے سردارکے پاس پہنچا کہ:حضور اقدس علیلیہ کی خدمت میں زمزم کا پانی بھیجاجائے۔میں بہت مجلت کے ساتھ لے جانا چاہتا

١) كنزالعمال: ج: ١٤ص: ١٢١ الرقم: ٣٧١١٦.

٢)سنن ابن ماجة: كتاب المناسك: باب الشرب من زمزم: ج: ٢٠ص: ١٠١٧ الرقم: ٣٠٦١.

ہوں تا کہ راستہ میں خشک نہ ہوجائے۔(۱)

حضرت عائشہ زمزم کا پانی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں اور نیقل کرتی ہیں کہ: حضور سالتھ الیہ تم بھی لے جا یا کرتے تھے اور بیاروں پرچھڑ کتے تھے اور حضرات حسن، حسین رضی اللہ تعالی عنہماکی تحسنیک کے وقت ان کودیا تھا۔ (۲)

حضرت عائشةٌ زمزم اپنی ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور فر مایا کرتی تھیں کہ: رسول اللہ صلافۂ اَلیے ہم بھی لے جایا کرتے تھے۔ (۳)

اسی سنت متوارثہ کے تحت تجاج ہرزمانے میں آبِ زمزم اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔
اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوگی کہ شبِ معراج میں حضرت جرئیل علیہ السلام آسان سے
براق لائے اور جنت سے سونے کا طشت لائے لیکن قلب اطہر کودھونے کے لئے زمزم کا پائی
استعال کیا گیا۔ حالاں کہ جرئیل علیہ السلام جب بہت سی چیزیں وہاں سے لائے تو جنت
کا یائی لانے میں کیا اشکال تھا۔

آب زمزم پينے كاسنت طريقه:

اگرزمزم کا پانی ہوتواسے کھڑے ہوکر پیناچاہئے(') قبلہ کی طرف رخ ہوناچاہئے، شروع میں بسم اللّٰداورآخر میں الحمدللّٰہ پڑھنی چاہئے، تین سانس میں پیناچاہئے، خوب سیراب ہوکر پیناچاہئے(کیول کدمنافق آدمی آبزمزم پیٹ بھرکرنہیں پیسکٹا)(°)

١) كنزالعمال: ج: ١٤ص: ١٢١ الرقم: ٣٨١١٥.

^{ً)}أخبارمكةللفاكهي:(ذكر حمل ماء زمزم للمرضى وغيرهم من مكة إلى الآفاق)ج:٣ص:١٩٨الرقم:١٠٧٦.

٣)سنن الترمذي: أبواب الحج: (باب: ١١٥) ج: ٢ص: ٢٨٤. الرقم: ٩٦٣.

٤) صحيح البخارى: كتاب الأشربة باب الشرب قائماج: ٧ص:١١٠.

^{°)}سنن ابن ماجه: کتاب المناسك: باب الشرب من زمزم، ج: ٤ص: ١٠١٧ الرقم: ٣٠٦١

چېرے اورسينه پر چھينے دے:

آب زمزم تین بارتین سانس میں اورخوب ڈٹ کراور پیٹ بھر کر پینے کے بعد، چہرےاورسینے پربھی خوب چھٹیں دے۔

آبزمزم في كربيدعا برهني چاہئے:

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ عِلْمًانَافِعًا وّرِزْقًا وّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ (١)

ترجمہ:اے اللہ! مجھے علم نافع نصیب فرمااوروسعت اور فراخی کے ساتھ روزی عطافر مااور ہر بیماری سے شفادے۔

مندرجہ بالاحدیث پرعمل کرتے ہوئے بہت سے اکابرین امت صحابہ "، تابعین ؓ، تع تابعین ؓ کے بے ثاروا قعات ہیں کہ انہوں نے آب زمزم پی کرجودعاما نگی اللہ رب العزت نے قبول فرمائی، ذیل میں چندوا قعات ملاحظ فرمائیں۔

۱)سنن الدار قطني: (ماجاء في شرب ماء زمزم) ج: ٣ص: ٣٥٣ ـ ١٣٥٤ الرقم: ٢٨٣٨.

مشايخ كرام كاعمل

حضرت عمرٌ کی دعا:

حضرت عمر ؓ نے زمزم کا پانی چیتے وقت دعا کی: یااللہ! میں قیامت کے دن پیاس جھانے کے لئے بیتا ہوں۔(۱)

حضرت ابن عباس ﷺ کی دعا:

حضرت ابن عباس آبزمزم في كريدعا كرت: اللهُمَّ إِنِّى أَسْتَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ. (٢)

حضرت امام ابوحنیفیه گی دعا:

حضرت امام ابو حنیفہ ؓ نے علم و فقاہت کی نیت سے آب زمزم پیا ہوا پنے زمانے کے سب سے بڑی فقیہ ہو گئے۔ (۳)

حضرت سفيان بن عيدية كالمل:

حضرت سفیان بن عیدینه (جومشهور محدث بین ان) کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے عض کیا کہ: آپ مید کہتے ہیں کہ: حضور سلاما ایک ایک نے نیا کہ: آپ مید کہتے ہیں کہ: حضور سلاما ایک ایک نے نیا کہ: ان مزم کا پانی جس کام کے لئے پیا

۱) كنزالعمال: (زمزم) ج: ۱۲س:۱۲۰ الرقم: ۳۸۱۱۰.

١) المستدرك: ج:١ص:٢٧٢.

[&]quot;)فضل ماءزمزم: (جملة أخبار الشاربين لزمزم ونياتهم عند ذلك)ص:١٣٥.

جائے اس کام کے لئے ہے۔ کیا پیمدیث سیح ہے؟

انہوں نے کہا بھی ہے۔ توانہوں نے عرض کیا کہ: میں نے اس لئے پیاتھا کہ آپ دوسو(۲۰۰) حدیثیں مجھے سنائیں۔

انهول نے فر مایا: بیچه جاؤ۔ اور دوسوحدیثیں ان کوسنادیں۔(۱)

حضرت عبدالله بن المبارك كافعل:

حضرت عبداللد بن مبارك نفرم كالبياله باته مين ليااورفرمايا:

اے اللہ!رسول اللہ صلّ الله عل وئی حاصل ہوتا ہے میں اس کو قیامت کے دن کی بیاس سے محفوظ رہنے کے لئے بیتیا ہوں اور میکہ کر پی لیا۔(۱)

حضرت امام احمد بن حنبال كافعل:

حضرت امام احمد بن صنبل کے صاحب زادے عبداللّٰہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنے والد کو آب زمزم سے شفاحاصل کرتے ہوئے اور آب زمزم اپنے چبرے اور ہاتھوں پر ملتے ہوئے دیکھا۔ (۳)

حضرت امام ابن خزیمه یکی علم نافع کی دعا:

امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ:جب میں نے آب زمزم پیاتواللہ سے علم نافع کی دعاما نگی۔(٤)

١) كنزالعمال: (زمزم) ج: ١٤ص:١٢٠ الرقم: ٣٨١١٠.

٢)سير أعلام النبلاء: (عبدالله بن المبارك: رقم الترجمة: ١١٢) ج: ٨ص: ٣٩٣.

٣)سير أعلام النبلاء: (أحمد بن حنبل: رقم الترجمة: ٧٨.) ج: ١١ص: ٢١٢.

٤)سير أعلام النبلاء: (ابن خزيمة: رقم الترجمة: ٢١٤) ج: ٢٠ص: ٣٧٠.

المني فصير في المناه والون كاليقظيم عُفة

حضرت امام حاكم كي حسن تصنيف كي دعا:

امام حاکم فرماتے ہیں کہ: میں نے آب زمزم پیااوراللد تعالی سے دعا کی کہ مجھے حسن تصنیف کا ملکہ عطافر ما۔(۱)

حضرت خطیب بغدادیؓ کی تین دعائیں:

خطیب بغدادیؓ نے جب حج کیا تو آب زمزم کے تین گھونٹ پی کر تین دعا ئیں ماگلیں اور یہ تینوں دعا ئیں قبول ہوئیں .(۲)

علامها بن حجرتي دعا:

حافظ ابن حجر عسقلانی ؓ نے آب زمزم پی کردعا کی تھی کہ: مجھے حفظ حدیث میں حافظ ذہبی کامقام ہو۔اللہ نے ان کی دعاسنی اور ان ہے بھی زیادہ مرتبہ عطافر مایا۔(۳)

علامه ابن الهمالم كي حسن خاتمه كي دعا:

علامدابن الہمام فتح القدير ميں لکھتے ہيں: آب زمزم في كربنده ضعيف اپنے رب سے دين پر استقامت اور اسلام پر خاتمہ كي اميدر كھتا ہے۔ (١)

علامه جلال الدين سيوطيٌّ كي دعا:

علامه جلال الدين سيوطي لكصة بين كه:

جب میں جج پر گیا تو میں نے آب زمزم پی کر چند دعا نمیں مانگی جن میں سے ریجی تھی کہ: فقد میں مجھے الشدیخ سر اج الدین البلقینی اور حدیث میں مجھے ابن ججر مقام حاصل ہوجائے۔(°)

١)سير أعلام النبلاء: (الحاكم: رقم الترجمة: ١٠٠) ج:١٧١ ص: ١٧١.

٢)سير أعلام النبلاء: (الخطيب: رقم الترجمة: ١٣٧) ج: ١٨ص: ٢٧٩.

٣)جزءماء زمزم لماشرب له: لابن حجر، ملحقة بفضائل ماء زمزم: سائدبكداش:ص:٢٧١-٢٧١.

٤)فتح القدير: ج:٢ص:٤٠٠.مكتبه رشيديه كوئثه

^{°)}حسن المحاضر في تاريخ مصر والقاهرة: ج:١ص:٣٣٨.

آب زمزم کی برکات

آب زمزم کی برکت سے حلق میں پھنسی سوئی نکل گئی:

حضرت فا کھی نے اپنی کتاب اُخبار مکہ میں ایک طویل قصن قل کیا ہے کہ: مسجد حرام میں ایک شخص کود یکھا جس کے حلق میں سوئی بھنسی ہوئی تھی اوراس کی بہت بری حالت تھی ،کسی نے اسے مشورہ دیا کہ: اس پریشانی کے دور ہونے کے لئے اس نیت سے آب زمزم پیو، اس شخص نے ویساہی کیا اور پھر ستون کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اس پر نیند کا غلبہ ہوا جب نیند سے بیدار ہواتو سوئی کا احساس تک نہیں تھا۔ (۱)

ت آب زمزم کی برکت سے فالج زدہ کا ٹھیک ہونا:

شيخ سائد بكداش فضل ماءز مزم ميں ايك قصة قل كيا ہے كه:

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ: میں ایک جماعت کے ساتھ تج پر گیا، ہماری جماعت میں ایک شخص کوفالج تھا، بیت اللہ میں ای شخص کومیں نے سیج سالم طواف کرتے ہوئے دیکھا، تومیں نے اس سے بوچھا کہ: آپ کیسے ٹھیک ہوئے تواس نے کہا:

میں نے زمزم کا پانی لیا اور اس میں میں نے سیابی حل کی اور ایک برتن میں بیآیات کصیں:

هُوَاللهُ الَّذِي لَا إِلهَ إِلَّا هُو ، عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، هُوَالرَّحْمٰنُ

۱) أخبارمكة: ج: ٢ص: ٣٤، الرقم: ١٠٩١. (ملخص)

الرَّحِيْمُ ﴿ هُوَاللهُ الَّذِي لَا اِللهَ اِلَّا هُو ۚ اَلْمَلِكُ الْقُلُّوْ سُلَمُ السَّلَمُ الْمُوَمِينُ الْمُهُومِينُ الْمُهُومِينُ الْمُهُومِينُ الْمُهُومِينُ الْمُهُومِينُ الْمُهُومِينُ الْمُهُومِينُ اللهُ عَمَّا الْمُهُومِينُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْمُسْلَى وَهُوَالْعَزِيْرُ الْمُكَيْمُ ﴿ الْمُسْلَى الْمُهُومِينُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْمُسْلَى الْمُهُومِينُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْمُسْلِي يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّلُوتِ وَالْاَرْضِ وَهُوالْعَزِيْرُ الْمُكَيِّمُ ﴿ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَاللهُ اللهُ ال

اور پھر میں نے دعا کی کہ:اے اللہ محمد سال اللہ ہم سال کے: آب زمزم جس مقصد کے لئے پیاجائے وہ مقصد حاصل ہوجا تا ہے اور قرآن آپ کا کلام ہے۔ مجھے شفاعنایت فرمائے اور اس کھے ہوئے پرمزید آب زمزم ڈال کرحل کیا اور پی گیا،اللہ تعالی نے مجھے بغیر معالج کے فالج سے شفانصیب فرمائی۔(۱)

آب زمزم كى بركت سے علامدابن قيم كى شفايابى:

علامدابن قیمٌ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں مکہ میں بیار ہوا، تو میں تھوڑ اسا آب زمزم کے کر چندمر تبہ: إِیَّاكَ نَعُبُنُ وَایَّاكَ ذَسْتَعِیْنُ ﴿ الفاتحه لِهُ مِرَاسِ فِی لیا کرتا تھا، تو جھے اس مرض سے شفامل گئی۔اس کے بعد مختلف امراض کے لئے میں آب زمزم استعال کرتا تھا تو مجھے بہت نفع ہوتا تھا۔ (۲)

آب زمزم كى بركت سے حافظ زين الدين عراقي كى شفايا بى:

علامہ ابن ججڑ کے استاد حافظ زین الدین عراقی کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے چند معاملات کے حل کے لئے آب زمزم پیا،ان میں سے ایک اندرونی بیاری بھی تھی،اللہ تعالی

^{&#}x27;)فضل ماءزمزم: (جملة من أخبار المستشفيين بزمزم)ص:١١٢-١١٣. (ملخص) ')زاد المعادفي هدي خير العباد: (فصل: في هَدْيه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في رُقْيَة اللَّدِيغ بالفاتحة)ج:٤ص:١٧٨.

ايمان والون ك ليعظيم تُحفة

نے انہیں بغیر دوا کے شفاعطا فرمائی۔(۱)

آب زمزم کی برکت سے بینائی کاواپس آنا:

اُحمد بن عبدالله الشريفي نامي ايك شخص في حرم شريف مين اين اندهي بن ك دور موني كي نيت سي آب زمزم كو بيا ، توالله تعالى في انهيس شفا بخشي - (٢)

آب زمزم کی برکت سے لکنت کاختم ہونا:

شيخ الاسلام مولا ناخفر احمد عثاني نور الله مرقده لكھتے ہيں كه:

میری زبان میں شدیدلکنت تھی،جس کی وجہ سے مدارس میں سبق پڑھانے اور منبر پرتقر یرکرنے میں مجھے پریشانی ہوتی تھی،توج پرجا کرمیں نے آبزمزم پی کرلکنت کے خاتمہ کی دعاکی (تومیری دعا قبول ہوئی) اور اللہ کے فضل سے مجھ میں تدریس اور خطابت کی قدرت پیدا ہوگئ۔(*)

یے چندوا قعات اساطین علم کے بطور نمونہ ذکر کئے گئے ہیں اگراس طرح کے واقعات کو جمع کیا جائے تومستقل کتاب بن جائے۔

^{&#}x27;)فضل ماءزمزم: (جملة من أخبار المستشفيين بزمزم)ص:١١٤. (ملخص)

١)فضل ماء زمزم: (جملة من أخبار المستشفيين بزمزم)ص:١١٤. (ملخص)

[&]quot;)إعلاء السنن: كتاب الحج: يستحب أن يشرب المودع من ماء زمزم ويلتزم الملتزم: ج:١٠ص:٢١١.

ت زمزم کی خصوصیات

زمزم کے کنوئیں سے نکلنے والی پانی کی سب سے بڑی خصوصیت بیہے کہ آب زمزم جنت کے چشمول میں سے ایک چشمہ ہے۔اس کی مزید خصوصیات مندر جدذیل ہیں:

ا) میسب سے پہلا انعام ہے جوئ تعالی نے حضرت ابراہیم کی دعاکے بعد ان کوعطافر مایا۔

۲) پیمبارک کنوال اس شهر کی آبادی کا سبب بنا۔

س) بیرم شریف کا حاطے میں حق تعالی کی زندہ جاویدنشانیوں میں سے ایک ہے۔

۴) ایباچشمہ ہے جس سے ہرزائر سیراب ہوتا ہے۔

۵) پیخدا تعالی کی عظیم نعمتوں میں سے ہے۔

٢) آب زمزم روئے زمین پرسب سے عمدہ،سب سے افضل اور خیر و برکت والا پانی

-4

کی چشمہایک مقد سفر شقے حضرت جبرائیل امین کے ذریعے ظہور میں آیا۔

٨) يدچشمه زمين پرسب سے زياده مقدس ومحترم حصے ميں واقع ہے۔

9)اس مقدس پانی سے سرور کا تنات سالطہ اللہ اللہ اطہر ایک سے زائد مرتبہ مویا گیا۔

۱۰) اس مبارک پانی میں بیوصف ہے کہ بھو کے کے لئے کھانا، بیار کے لئے شفا، سر درو میں مفید ہے۔ بینائی کو تیز کرتا ہے۔جس نیت سے پیاجائے خدا تعالی اسے پورافر مادیتے ہیں اا) آب زمزم کوشکم سیر ہوکر بیناایمان کی علامت اور نفاق سے براءت کی نشانی ہے۔

۱۲) یہ نیکو کاروں کامشروب ہے۔

۱۳) احباب واقربائے لئے بہترین تحفہ ہے۔

۱۴) ضیافت کے لئے عمرہ ہے۔

10)جسم وجان كوتوانا كى بخشاہے۔

١٦) كثير مقدار ميں استعمال ہونے كے باوجوداس ميں كى نہيں ہوتى۔

اتقریباساڑھے چار ہزارسال سے بیچشمہ جاری ہے۔

۱۸)روئےزمین پرسب سے قدیم چشمہ یا کنوال ہے۔(۱)

ہ ب زمزم سے متعلق چندمسائل

مولا ناز وارحسین شاه صاحب قدس الله سره این کتاب 'عمرة الفقه' میں بول لکھتے ہیں :

آب زمزم سے استنجا کرنااوراپنے کپڑے اور بدن سے نجاست حقیقی دور کرنا مکروہ ہے۔ بعض علاءنے اس کوحرام کہاہے۔

اور تقل کیا گیا ہے کہ: بعض لوگوں نے آبِ زمزم سے استخاکیا توان کو بواسیر ہوگئ۔
اور برکت حاصل کرنے کے لئے آب زمزم سے خسل اور وضوکر ناامام احمد ؓ کے سوابا قی تغینوں اماموں کے نزد کی جائز ہے یعنی مکروہ نہیں ہے لیکن اس مقصد کے لئے اس کا استعمال طہارت کی حالت میں اور پاک چیز پر کرنا چاہئے ۔ مثلا تبرک کے قصد سے چہرہ وغیرہ پرملنا یا پاک چیز کودھونا یا تجدید وضوکر ناوغیرہ ۔ پس اس سے ناپاک پیڑا وغیرہ کوئی چیز نہیں دھونا چاہئے اور خبی ناپاک جگہ میں اس اور جبنی یا باب وضو آ دمی کواس سے خسل وغیرہ نہیں کرنا چاہئے اور نہ بی ناپاک جگہ میں اس کواستعمال کرنا جا ستعمال کرنا ہے۔ البتہ ناپا کی دور کرنے کے لئے اس کا استعمال ہر حال میں مکروہ ہے۔ بلاکرا ہت جائز ہے۔ البتہ ناپا کی دور کرنے کے لئے اس کا استعمال ہر حال میں مکروہ ہے۔ بیسا کہ در مختار نرد آلمحتار شامی میں مذکور ہے۔

مستحب ہے کہ چاہ زمزم کے اندر نظر کرے کیوں کہ اس میں نظر کرنا خطاؤں اور گناہوں کومٹادیتا ہے۔

اورروایت ہے کہ زمزم کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور بیاس وقت ہے جب کہ قرب

(ثواب) کی نیت سے دیکھے نہ کہ عادت کے طور پر جبیبا کہ دارد ہواہے کہ خانہ کعبہ کود مکھنا عبادت ہے۔

اوربعض نے کہاہے:خانہ کعبہ کی طرف ایک ساعت دیکھنا نیکی (ثواب) کے کئی گناہونے کے اعتبار سے ایک سال کی عبادت کے مانند ہے۔

حاجی کو چاہئے کہ: آب زمزم پینے کے بعد چاہِ زمزم کے پاس کثرت سے دعا کر بے کہ بید عالی قبولیت کہ بید عالی تعلیم کے بعد عالی تعلیم کے بید عالی تعلیم کے بید دعا کی قبولیت کہ بید دعا کہ بید درجات قرب کے بائد ہونے کی دعا کرے اوراپنے والدین وا قارب اوراپنے تمام مسلمان مردوں اور عور توں کے لئے بھی دعا کرے اور ہوشم کی جامع دعا کیں مانگے۔

بہت سے عوام الناس کفن کے لئے کٹھا وغیرہ، سفید کپڑے کے تھان آب زمزم سے ترکر کے سکھاتے اورا پنے ہمراہ لاتے ہیں،اس بات کا سنت سے کوئی ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی سلف صالحین میں سے کسی نے ایسا کیا ہے (۱)۔

زمزم کے گنویں سے متعلق قدیم وجدید معلومات

زمزم کا گنوال کعبشریف ہے 21 میڑ کے فاصلے پرواقع ہے۔جدیدترین تحقیق کے مطابق مختلف چشمول سے پانی کا ابال 11 سے 18.5 لیٹر فی سینڈ اور چھ سوساٹھ لیٹر فی منٹ اور 39600 لیٹر پانی فی گھنٹہ ہے۔ان چشمول میں سے ایک کا دہانہ جمراسود کی طرف کھاتا ہے۔ جس کا طول 75 سینٹی میٹر اور بلندی 30 سینٹی میٹر ہے ۔سب سے زیادہ پانی اس سے نکاتا ہے۔ایک اور چشمے کا دہانہ مکبر یہ (اذان کی جگہ) کے سامنے ہے۔اس کا طول 70 سینٹی میٹر اور بلندی 30 سینٹی میٹر ہے۔اس کے علاوہ بھی چھوٹے چھوٹے چھوٹے چشمے صفا اور مروہ کی طرف سے آتے ہیں۔

^{&#}x27;)عمدة الفقه: كتاب الحج: فضائل ومسائل آب زمزم: ج: ٨ص: ٢٦٩- • ٢٧ - ناشر: زوارا كيثري _

پہلے زمزم کے کنویں پرایک عمارت بن ہوئی تھی ،جو 8 . 8 8 مرابع میٹر پرمحیط تھی۔1381ھ سے 1388ھ کے درمیانی مدت میں مطاف کی توسیع کی غرض سے اس عمارت کوگرادیا گیا، اور زمزم پینے کا انتظام تہہ خانے میں کردیا گیا، جومطاف کے بنچ ہے اور کھمل ائیر کنڈیشنڈ ہے۔ اس تہہ خانے میں اتر نے کے لئے 23 سیڑھیاں تھیں، اور تورتوں اور مردول کے لئے 23 سیڑھیاں تھیں۔ اس تہہ خانے میں زمزم کے کنویں کے متصل اور مردول کے لئے علیحدہ علیحدہ تھیں۔ اس تہہ خانے میں زمزم کے کنویں کے متصل میں تھیں۔ اس تہہ خانے میں زمزم کے کنویں کے متصل علی ہوئی تھیں، جن میں سے 220 مردوں کی جانب اور 130 عورتوں کے جھے میں تھیں۔ اسے مسلمی کے باہر شرقی صحن میں منتقل کردیا گیا ہے تا کہ مطاف میں مزید وسعت ہوجائے۔

مسجد حرام سے چند کلومیٹر کے فاصلے پرمحلہ کدی میں 1415ھ میں ایک ٹنکی بنائی گئ ہے، جس میں زمزم کی وافر مقدار کو محفوظ کیا جاتا ہے، شینی سٹم آب زمزم کنوئیں سے ٹینکی میں منتقل کرتا ہے۔ اسٹینکی کی وسعت 1500 مکعب میٹر ہے۔ یہاں سے پانی کے گیلن اور ٹینک بھر کے ملک کے مختلف حصوں بالخصوص مسجد نبوی سالٹھ آلیا ہم مدینہ منورہ پہنچا نے جاتے ہیں۔

آب زمزم کوجراثیم سے پاک کولروں میں بھر کر مسجد حرام اور مسجد نبوی سالٹھالیہ ہے پہنچایاجا تا ہے۔اس کے بعد برقی گاڑیوں کے ذریعے ان کولروں کوجر مین میں متعین مختلف مقامات تک پہنچایاجا تا ہے،کولروں کی مجموعی تعداد 40 ہزار کے قریب ہے،جن میں پینے کے لئے ٹھنڈ ااور سادہ دونوں حالتوں میں آب زمزم دست یاب ہوتا ہے۔کولروں کے ساتھ پلاسٹک کے Disposable گلاس رکھے جاتے ہیں،جن کا یومیہ استعمال 20 لاکھ کے قریب ہے۔

سرکاری اعداد وشار کے مطابق متجد حرام میں آب زمزم کا بومیہ استعال 7لا کھ لیٹر کے قریب ہے، جب کہ رمضان اور جج کے سیزن میں بیمقدار بومیہ 20 لاکھ لیٹر تک پہنچ جاتی

-4

حرمین کے امور کی پریذیڈنی آب زمزم کے تحفظ اوراسے کسی بھی قتم کے جراثیم اورآلودگی سے پاک رکھنے کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتی ہے۔اس سلسلے میں 24 گھنٹوں کے دوران مختلف مقامات سے زمزم کے پانی کے یومیہ 100 نمونے لے کران کواس مقصد کے لئے بنائی گئ خصوصی لیبارٹری میں ٹیسٹ کیاجا تا ہے۔(۱)

فر کر، مراقبه اورا صلاحی بیان مرانگریزی مهینه کا پهلااتوار مغرب تاعشاء مقام:..... ۱۳ سر ۲۳،۱ کی بلاث، شاه فیصل کالونی کراچی فون نمبر:2202937-0300

حج کے بعض ضروری مسائل

ازافادات: حضرت مولانا مفتی رشیداحدصاحب نورالله مرقده

۱) بحری جهاز جب کنارے کے ساتھ لگا ہوا ہواس میں نماز کا جواز مختلف فیہ ہے، عدم
جواز رائج ہے، لہذا جہاز سے اتر کر نماز پڑھیں اگر جہاز کاعملہ اتر نے کی اجازت نہ دے
توجہاز ہیں نماز پڑھ لیں گر جہاز چلنے کے بعد اس کا عادہ کریں، چوں کہ کنارے لگے
ہوئے جہاز میں نماز کے جواز کا بھی ایک قول ہے، اس لئے اس مسئلہ میں دوسروں پر شدت نہ
کریں۔

فائده:

ہوائی جہاز میں پرواز سے قبل نماز صحیح ہے، حالتِ پرواز میں بلا ضرورت صحیح نہیں،قضا کا خطرہ ہوتو جہاز میں پڑھ لیس،بعد میں اعادہ واجب نہیں۔

۲) احرام كالباس يهن كرسر دُها نك كرنفل پرهيس، پهرسر كھول كرتلبيه پرهيس۔

٣)مسجد میں یانی کی خریدسے احتراز کریں۔

۴) حالت ِ احرام میں حجر اسود کا بوسہ نہ لیں اور نہ ہاتھ لگا ئیں کیوں کہ اس میں خوشبولگی ہوتی ہے۔

۵) طواف کے درمیان حجراسود کابوسہ لینے کے لئے انتظار نہ کریں بل کہ موقع مل جائے تو بہتر ور نہ دورسے ہاتھوں سے اشارہ کرکے ہاتھوں کو چوم لیں بھہریں نہیں، کیوں کہ

طواف کے درمیان تھہرنا ناجائزہ،البتہ طواف کے شروع یا بالکل آخر میں بوسہ کے انتظار میں تھہرناجائزہ۔

۲) حجراسودکو بوسہ دیتے وقت جاندی کے حلقے کو ہاتھ نہ لگا نمیں۔

2) حجر اسود کا بوسہ اس حالت میں جائز نہیں جب کہ از دحام کی وجہ سے اپنے نفس کو یاکسی دوسرے کو تکلیف چہنچنے کا خطرہ ہو اور عور تول کے لئے اس حال میں حجر اسود چومنا بالکل حرام ہے جب کہ اجنبی مردول کے ساتھ جسم لگنے کا احتمال ہو۔

۸) جب ججراسود کی طرف منه کری<mark>ں تواسی حالت می</mark>ں دائیں جانب کو ہر گزنه سرکیں بل کہ وہیں دائیں طرف کو گھوم جائیں اور پھر آ گے چلیں۔

9) طواف کرتے وقت بیت اللہ سے اتنا کٹ کرچلیں کہ جس کا کوئی حصہ بیت اللہ کی بنیاد پر سے نہ گزرے۔

۱۰) طواف میں رکن بمانی کوبوسہ نہ دیں اور نہ ہی اس کی طرف سینہ پھیریں،بل کہ سامنے کو چلتے ہوئے دونوں ہاتھ یاصرف داہنا ہاتھ لگا تیں ،داہناہاتھ نہ لگا سکیس توبایاں نہ لگا تیں اور نہ ہی دورسے اشارہ کریں۔

اا)عورتوں کوالیے بہوم کے وقت طواف کرنا جائز نہیں جس میں مردوں کے ساتھ جسم گئے کااندیشہ ہو، دوسر سے اوقات میں بھی مردوں سے باہر کی طرف مطاف کے کنارے کے قریب طواف کریں۔

۱۲) مکہ مکرمہ میں ہوتے ہوئے طواف کے برابر کوئی نفل عبادت نہیں،خوب طواف کریں۔

۱۱۳) عورتوں کے لئے مسجد نبوی سل شاہیہ اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے اپنے مکان میں پڑھنازیادہ اُواب ہے۔

۱۴)حرمین شریفین میں کئی حضرات اس پریشانی میں رہتے ہیں کہ نماز کی جماعت میں

کوئی عورت ان کے ساتھ یاان کے آگے نہ کھڑی ہو،ان کو پریشان نہیں ہونا چا ہے اس لئے کہاں صورت میں مردکی نمازتب فاسد ہوتی ہے کہامام نے عورتوں کی امامت کی بھی نیت کی ہواور وہاں کے امام عورتوں کی نیت نہیں کرتے اس لئے مردوں کی نماز بلاشہہ صحیح ہوجائے گی، البتہ مردوں کی صف میں کھڑی ہونے والی عورت کی نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا فرض ہے، بل البتہ مردوں کی نیت نہ کرتے ومردوں کے پیچھے کھڑی ہونے والی عورتوں کو بھی نماز کی صحت کہا ام عورتوں کی نیت نہ کرتے ومردوں کے پیچھے کھڑی ہونے والی عورتوں کو بھی نماز کی صحت میں اختلاف ہے، عدم صحت رائے ہے اس لئے عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے میں اختلاف ہے۔ عدم صحت رائے ہے اس لئے عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے احتراز لازم ہے۔

۱۵)منی، عرفات اور مز دلفہ میں نماز امام کے ساتھ نہ پڑھیں، کیوں کہ وہ مسافر شرعی نہ ہونے کے باوجود قصر کرتے ہیں لہذاالگ خیمہ میں جماعت کریں۔

۱۶) عرفات سے واپسی پرکئی گاڑی والے مز دلفہ کی حد شروع ہونے سے قبل ہی ا تار دیتے ہیں ، سجد المشعر الحرام سے پچھ پہلے سڑک پر مبدء مز دلفہ کا بورڈ لگا ہوا ہے، اس سے آگے گذر کر کرا تریں۔

21) مزدلفہ میں معلم اپنی سہولت کے لئے فجر کی اذا نیں قبل از وقت دلاتے ہیں،اس وقت فرک فرد نے ہیں،اس وقت فرک نماز چھنے نہرہ ہوگا، جس صادق سے فیل مزدلفہ سے نگلنے پر دَم واجب ہوگا، جس صادق کا تقین ہونے کے بعد فجر کی نماز پڑھیں اوراس کے بعد مزدلفہ سے نگلیں۔ ۸ مزد کی الحجہ کو مسجد حرام میں جماعت قائم ہونے کا وقت محفوظ کرلیں اوراس سے بھی پانچ منٹ بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھیں۔

۱۸)عورت پرخود رمی کرنالازم ہے۔اگراس کی طرف سے مرد رمی کرے گاتو سیح نہ ہوگی اورعورت پردم واجب ہوگا۔

۱۹)رمی اور قربانی میں اتنی جلدی کرنا کہ از دھام کی وجہ سے اپنے نفس کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو، حرام ہے، غروب سے پچھ قبل اطمینان سے رمی کریں، اگراس وقت

بھی شخت از دحام ہوتوغروب کے بعدر می کریں ایسی حالت میں غروب کے بعدر می کرنے میں کوئی کراہت نہیں۔

۲۰)رمی کرتے وقت کنگریاں پھروں کے گرد جود بوار ہے اس کے احاطہ میں کھینکیں، اگر پھرکوکنکری ماری اوروہ پھر سے ٹکرا کراحاطہ کے اندرگر گئی تورمی درست ہوگئ اوراگر باہرگری توضیح نہ ہوئی دوبارہ ماریں۔

۲۱) بارہویں ذی الحجہ کو بہت سے لوگ زوال سے قبل ہی رمی کر کے مکہ مکر مہ چلے جاتے ہیں ان کی رمی نہیں ہوتی اس لئے ان پر دَم واجب ہوگا۔

۲۲) جج تمتع یا قران میں جوجانور منی میں ذیح کیاجا تا ہے اسے دم شکر کہتے ہیں اور سید عید کی قربانی سے الگ واجب ہے ۔ حاجی پر سفر کی وجہ سے عید کی قربانی واجب نہیں۔ البتہ اگر کوئی ۸ رذی الحجہ سے کم از کم ۱۵ روز قبل مکہ کرمہ میں آ کرر ہا تو وہ مقیم ہوگیا اس لئے اس پر دم شکر کے علاوہ عید کی قربانی بھی واجب ہے، اگر کسی نے دم شکر کوعید کی قربانی سمجھ کرادا کیا تو دم شکر ادا کہا تو دم شکر ادا کیا تو دم شکر ادا کرنے سے پہلے احرام کھول دیا تو اس پر دم شکر کے علاوہ ایک اور دم بھی واجب ہوجائے گا، اور اگرایام نحر کے اندر دم شکر نہیں دیا تو تا خیر کی وجہ سے تیسرادم واجب ہوجائے گا، اور اگرایام نحر کے اندر دم شکر نہیں گا۔

۲۳) کوئی شخص اکیلابی بوری گائے ذی کرے تورائے یہ ہے کہ: ایک بی قربانی ہوگی۔اس لئے ایک بی شخص کا ایک بی گائے میں دم شکر ،دم جنایت واضحیہ جمع کرنا شیح نہیں، تینوں میں سے ہرایک کے لئے الگ گائے میں حصہ لیس، البتہ بیصورت جائز ہے کہ ایک گائے میں ایک شخص کا دم شکر ہو، دوسرے کا دم جنایت، تیسرے کی اضحیہ، اس طرح سات آ دمیوں تک شریک ہو سکتے ہیں۔

۲۴) احرام کھولنے کے لئے سرمنڈ ائیس یا کم از کم چوتھائی سرکے بال انگلی کے پورے کی لمبائی کے برابرکٹائیس،اگر بال اسٹے چھوٹے ہوں کہ انگلی کے بورے کی لمبائی کے برابر نہ کاٹے جاسکتے ہوں توان کامنڈانا ضروری ہے، کاٹنے سے احرام نہ کھلےگا۔

۲۵) صفااور مروه پرزیاده او پرچڑھناجہالت ہے۔

۲۲) حضور اکرم سال الیہ کے سامنے حاضری کے لئے دھکابازی خصوصاعور توں کا غیرمحرموں کے جموم میں داخل ہوناحرام ہے، ایسی حالت میں دورسے سلام پڑھیں۔

الحديثدرساله تمام ہوا

سنت رقير

بِسْمِد اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحْيْمِد

اَكُهُكُولِلهِ رَبِّ الْعُلَمِيْنَ أَالرَّحْنِ الرَّحِيْمِ أَمْلُكِيُومِ الرِّيْنِ أَيَّاكَ نَعْبُكُ وَالَّالَّا الْمُسْتَقِيْمَ فَ مِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَهُتَ عَلَيْهِمُ وَلَا الصَّرَاطِ الْهُسْتَقِيْمَ فَ مِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَهُتَ عَلَيْهِمُ وَلَا الصَّالِيْنَ فَ (سات مرتب)
عَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهُمُ وَلَا الصَّالِيْنَ فَ اللَّهُ لَا تَأْخُذُهُ السَّهُ وَلَا يَوْمُ اللَّهُ الْقَالِيْنِ اللَّهُ لَا اللَّهُ الْقَيْوَمُ وَلَا النَّنِ يَشْفَعُ عِنْكَةُ الَّالِي اِنْدَنِهُ اللَّهُ عَلَيْمُ مَا بَيْنَ الْسَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْمُ مَا بَيْنَ الْسَيْفِ وَمَا فَي السَّهُ وَمَا عَلَيْهُ مَا بَيْنَ الْهُ وَمَا لَيْكُولُونِ وَمَا عَلَيْهُ مَا بَيْنَ اللَّهُ عَلَيْهُ مَا بَيْنَ الْهُ عَلَيْهُ مَا بَيْنَ الْمُولِي اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُولُ الْمَالِكُ وَالْمَلُولُ الْمُؤْمِلُ عَلَيْكُ الْمُولِي عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُكُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْكُ اللَّهُ اللَّهُ

لَوْ ٱنْوَلْنَا هٰنَا الْقُوْانَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَايُتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَيِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهَ الْاَمْفَالُ الْمُوْلِيَّةُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهَ الْاَمْفَالُ الْمُعْنِينِ وَالشَّهَادَةِ * هُوَالرَّحْنُ الرَّحِيْمُ ﴿ هُوَاللهُ الَّذِي لَا اِللهَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ال

يشمِراللهِ الرَّحْمِنِ الرَّحِيْمِ (127 و مرايوه و مري لرير 127 و مرير

قُلْ يَاكَيُّهَا الْكُفِرُونَ ۞ لَا اَغْبُلُ مَا تَعْبُلُونَ ۞ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِلُونَ مَا اَعْبُلُ۞ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِلُونَ مَا اَعْبُلُ۞ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۞ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِلُونَ مَا اَعْبُلُ۞ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۞ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِلُونَ مَا اَعْبُلُ۞ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۞ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِلُونَ مَا اَعْبُلُ۞ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۞ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِلُونَ مَا اَعْبُلُ۞ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۞

بِسُمِ اللهِ الرَّحْنِ الرَّحِيْمِ قُلْهُ وَاللهُ أَحَدُّ أَللهُ الصَّهَدُ ۚ لَهُ يَلِلُ ۚ وَلَهْ يُوَلَدُ ۖ وَلَهْ يَكُنَ لَّهُ كُفُوًا آحَدُّ ۚ (تِين مِرْبِ)

بِسْمِد اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِد

قُلَ اَعُوْذُيرَ بِ الْفَلَقِ ﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿ وَمِنْ شَرِّ التَّفُّفُتِ فِي الْحُقَدِ ﴿ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿ (تَيْنَ مُرْتِهِ)

بِسُمِ اللهِ الرَّحْنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِ النَّاسِ فَمَلِكِ النَّاسِ ﴿ اِلْهِ النَّاسِ ﴿ مِنْ شَرِّ الْوَسُوَاسِ * الْخَنَّاسِ ﴿ الْخَنَاسِ ﴿ الْعَنَامِ اللَّهِ اللَّهِ الْمُؤْمِلُ وَلِي النَّاسِ ﴿ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللّ اللَّهُ اللَّ

ٱللَّهُمَّرَبَّ النَّاسِ، أَذْهِب الْبَأْسَ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيُ لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَ شَفَاءً لاَ شَفَاءً لاَ شَفَاءً لاَ شَفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا

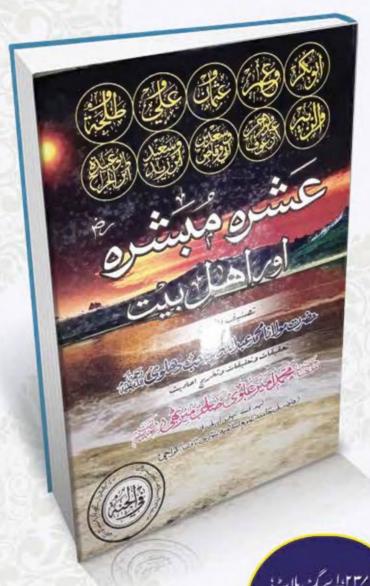
بِسْمِ اللهُ أَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيُكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، الله يَشْفِيْكَ، بِسْمِ الله أَرْقِيْكَ. أَسُأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ، رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشُفِيكَ. (سات مرتبه) فَي الْعَرْدِ الله وَقُلْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِلُ، وَأُحَاذِرُ. بِإِسْمِ الله (تين مرتبه). أَعُوذُ بِعِزَّةِ الله، وَقُلْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِلُ، وَأُحَاذِرُ. (سات مرتبه)

أَعُوْذُبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ أَعُوْذُبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ أَعُوْذُبِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ (تينمرتب)

بِسْجِ اللهِ الَّذِي ْ لَا يَضُرُّ مَعَ السَّهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّهَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْحُ.

فائده:

یے سنت رقیہ جونقل کیا گیاہے بیلبنان کے ایک بزرگ نے حضرت ڈاکٹر امجد صاحب زید مجدہ بن چودھری مجھی کیا جس سے ان کی طبیعت بحال ہوگئی، ڈاکٹر امجد صاحب زید مجدہ فرماتے ہیں کہ یہ 'رقیہ' کے کرمیں گھر گیا اور اپنی اہلیہ پردم کیا تواللہ تعالی نے انہیں'' انجائنا'' سے نجات دی۔ اس'' رقیہ' کی عام اِ جازت ہے۔ مگر جنات کے مریض پردم نہ کرنا چاہئے۔



۲۳/۳ المے بگٹ پلاٹ شاہ فیصل کا لونی، کراچی 2000-2202937